انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

لاہوری اور قادیانی مرزائی دونوں کافر ہیں

مفتی ولی حسن ٹونکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)......مرزا کو مجدد ماننے والوں کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ: کل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے چار بجے دن سابق امام ووکنگ مسجد محمد طفیل متعلقہ مرزائی فرقہ لاہوری کی ساس کا جنازہ مسجد ہذا میں لایا گیا اور یہاں کے سرکاری امام خواجہ قمرالدین جو کہ اپنے آپ کو اہلسنّت والجماعت ظاہر کرتے ہیں۔ مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کی جبکہ چند معززین نے اس حرکت کا محاسبہ کیا تو خواجہ قمرالدین سرکاری امام ووکنگ مسجد نے یہ دلیل پیش کی کہ میں نے نمازِ جنازہ میں اس لیے شرکت کی ہے کیونکہ مرزا محمد طفیل بسا اوقات میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اور دوسری دلیل یہ دی کہ میں لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مجدد تسلیم کرتا ہیں اور ہم کو کافر نہیں کہتے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے شخص کے متعلق شرعی فتوی سے آگاہ کیا جائے۔

عینی شاہدوں کے دستخط مندرجہ ذیل ہیں۔

صابر حسین......محمد شریف......عبدالرحمٰن......ملک احمد خاں

المستفتی ایک از نمازی مسجد ووکنگ، لندن، انگلینڈ

۱۵ رمضان ۱۳۹۳ھ

الجواب مرزائیوں کے دونوں فرقے، لاہوری اور قادیانی باتفاق علمائے اسلام کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لاہوری فرقہ نفاق اور تقیہ کی وجہ سے قادیانی فرقہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ فرقہ لاہوریہ کے کفر کے لیے یہی کافی ہے کہ ایک مدعی نبوت کاذبہ کو مجدد، مصلح اور امام تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز نے اپنی بے نظیر تالیف ''اکفار الملحدین'' ص ۱۰ میں موخر الذکر فرقہ کے کفر کو دلائل ظاہرہ باہرہ سے ثابت کیا ہے۔ **من شاء فلیر اجع الیہ۔**

اسی طرح کسی ایسے فرقہ یا اس کے بعض افراد کو مسلمان سمجھنا جسے علمائے امت نے بالاتفاق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جبکہ علمائے امت کے فیصلہ کا علم بھی ہو۔ حد درجہ گمراہی اور اس پر خوف کفر ہے۔ مرزائی، لاہوری یا کوئی ایسا فرقہ جو بالاتفاق علمائے اسلام خارج از دائرہ اسلام ہے۔ اس کے کسی فرد کی جنازہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں، نمازِ جنازہ درحقیقت دعا ہے اور کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد دعا کرنا نص قرآنی حرام ہے۔ حضرت شاہ صاحب ''عقیدۃ السفارینی'' سے اہل الاہواء کے سلسلہ میں سلف کا مذہب جس کو انھوں نے خلف تک پہنچایا یہ نقل کیا ہے۔ **بان لا یسلموا علی القدریۃ ولا یصلوا علی جنائزھم ولا یعودوا مرضاھم.**

(اکفار الملحدین ص ۳۸ باب النقل عن الائمۃ الاربعۃ الخ)

سلف کا مذکورہ بالا فیصلہ اہل اہوا کے بارے میں ہے۔ مرزائی اہوا سے گزر کر برسوں سے صریح کفر میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔

بناءً علیہ خواجہ قمرالدین امام ووکنگ مسجد لندن گمراہ متبع ہوا ہے۔ قطعاً لائق امامت نہیں۔ اس کو علیحدہ کر کے کسی صحیح العقیدہ شخص کو امام مقرر کیا جائے۔ ہشام رازیؒ نے امام محمدؒ سے نقل کیا کہ اہل الاہواء کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز لائق اعادہ ہے۔ (الفرقین الفرق بحوالہ اکفار الملحدین ص ۳۸)

کتبہ ولی حسن مفتی مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵، ۱۹ رمضان ۱۳۹۳ھ

مسئلہ فوق الذکر کی جو تحقیق کی گئی ہے۔ یہی دورِ حاضر کے علمائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اس لیے میں بھی فتویٰ مذکورہ کی تائید و توثیق کرتا ہوں۔ (محمد یوسف البنوری)

(۲)......<u>مرزا قادیانی اور استخارہ</u> مکرمی جناب مدیر ماہ نامہ "بینات" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

۱...... ہمارے علاقہ میں کچھ مرزائی رہتے ہیں اور وہ مسلمانوں میں اس بات کا چرچا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم نبی تسلیم نہیں کرتے بلکہ مجدد مانتے ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے؟

۲...... نیز وہ مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ اگر تم کو مرزا قادیانی کی صداقت میں کسی قسم کا شک وشبہ ہے تو تم استخارہ کر کے معلوم کر لو۔ کیا یہ شرعاً درست ہے؟ براہِ کرم مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

مولوی رشید احمد

خطیب جامع مسجد سوئی گیس یونیورسٹی روڈ کراچی نمبر ۳۲

<u>بینات</u> آپ کے پہلے سوال کے جواب میں چند باتیں قابل ذکر ہیں۔

۱...... ان مرزائی صاحبان کا یہ پروپیگنڈا کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں بلکہ صرف مجدد مانتے ہیں محض دجل و تلبیس پر مبنی ہے یا پھر وہ خود اپنے مذہب سے جاہل ہیں یا ان کے بڑوں نے انھیں قصداً جاہل رکھا ہے۔ ان مرزائی صاحبان سے کہیے کہ اگر ان کا واقعتہً یہی مسلک ہے تو اپنے خلیفۂ ربوہ مرزا ناصر احمد قادیانی سے یہ لکھوا لائیں کہ جو شخص مرزا کو نبی مانے، خواہ کسی تاویل سے ہو، وہ انکار ختم نبوت کی بنا پر کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ **قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین.**

۲...... مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا دعویٰ نبوت ایسا نہیں جسے مکر و فریب کے غلیظ پردوں میں لپیٹ کر گول کیا جا سکے۔ مرزا قادیانی کی وہ کتابیں جن میں انھوں نے جھوٹی نبوت کا بار افتراء اپنے سر لیا ہے، ساری دنیا کے سامنے ہیں، اور آج بھی ربوہ سے "روحانی خزائن" کے نام سے چھپ رہی ہیں، اس لیے اگر مرزائی صاحبان کسی مصلحت کی بنا پر مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا انکار کرتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کو ان کے دعویٰ نبوت میں جھوٹا سمجھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جو شخص اتنا بڑا جھوٹا دعویٰ کرے اسے "جھوٹ کا مجدد" کہنا تو بجا ہے مگر اسے مجدد اسلام تسلیم کرنا نہ عقل و فہم کی رو سے روا ہے، نہ دین و مذہب کے اعتبار سے جائز ہے۔ اس لیے مرزائی صاحبان سے کہیے کہ یا تو مرزا قادیانی کے دعوؤں کے مطابق انھیں نبی تسلیم کریں اور ان کے نقش قدم پر چل کر جہاں وہ خود پہنچے ہیں۔ وہاں پہنچیں یا پھر اسلام کی تعلیمات کے مطابق مدعی نبوت کاذبہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر ان سے بیزاری کا اعلان کریں۔

۳...... اگر کبھی آپ کو مرزا قادیانی کی کتابوں کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہے تو آپ ہماری اس رائے سے اتفاق کریں

گے کہ ادعائے نبوت، ادعائے معجزات، ادعائے وحی و الہام، مخالفین کی تکفیر و تذلیل، تمام انبیاء علیہم السلام سے برتری کا دعویٰ اور اولالعزم انبیاء کرام کی توہین و تنقیص کے سوا مرزا قادیانی کی کتابوں کے انبار میں اور کوئی پیغام نہیں ملتا۔ وہ اپنی ہر چھوٹی بڑی کتاب میں انہی باتوں کے بااصرار و تکرار دہرانے کے ایسے خوگر ہیں کہ ان کا قاری اکتا کر رہ جاتا ہے۔ مثلاً

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

''خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود (مرزا صاحب) کا نام نبی و رسول رکھا۔''
(نزول المسیح ص ۴۸ خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۶)

''صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیش گوئیاں سبقت لے گئی ہیں۔''
(ریویو جلد اوّل ص ۳۹۳، اکتوبر ۱۹۰۲ء)

''خدا نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان (معجزات) دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر تقسیم کیے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔''
(چشمہ معرفت ۳۱۷ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

''جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگیا۔ وہ صحابہ میں داخل ہوگیا۔''
(خطبہ الہامیہ ص ۲۵۸ خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸)

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے...... اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشانات ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

''اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تھا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدائے تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی تو اس نے مجھ کو اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳۔۱۵۴)

''میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ''ایمان'' لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔''
(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم''
(ازالۂ اوہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

ترجمہ...... ہاں! میں وہ ہوں جو بشارتوں کے موافق آیا ہوں، عیسیٰ کہاں ہے جو میرے منبر پر قدم رکھے۔

''منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد''
(تریاق القلوب ص ۳ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۴)

ترجمہ...... ''میں ہی مسیح زماں ہوں اور میں ہی کلیم خدا ہوں میں ہی محمد اور احمد مجتبیٰ ہوں۔''

کل مسلم...... یقبلنی و یصدق دعوتی الاذریة البغایا."

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

''کل مسلمانوں نے مجھے مان لیا ہے اور تصدیق کی ہے۔ مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔''

ان العدا صار و اخنازیر الفلا

ونساهم من دونهن الا کلب

(نجم الہدیٰ ص ۱۰ خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

''میرے دشمن جنگلوں کے سؤر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔''

''ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہیں۔''

(مکتوب مرزا صاحب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم مندرجہ الذکر الحکیم نمبر۴ ص ۲۳ تذکرہ ص ۶۰۷ طبع ۳)

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵ مرزا محمود قادیانی)

یہ مرزا قادیانی کی سینکڑوں عبارات میں سے چند عبارتیں ہیں۔ جن سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت، وحی اور معجزات کا دعویٰ کیا۔ اپنی نبوت کو تمام انبیاء کرام کے ہمرنگ بتایا، اپنی وحی کو قرآن جیسی قطعی وحی قرار دیا، اوالعزم انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کا دعویٰ کیا، اپنے ماننے والوں کو صحابہ کرام کی صف میں شامل کیا، اور نہ ماننے والوں کے خلاف لعنت کے مکروہ ترین الفاظ استعمال کر کے انھیں غیر مسلم، کافر، جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ ان تمام کے باوجود اگر کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ صرف مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو وہ حقائق کی دنیا میں نہیں بلکہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔ آخر بتایا جائے کہ اسلامی تاریخ کی چودہ صدیوں میں کون ایسا مجدد ہوا۔ جس پر قرآن نازل ہوا کرتا تھا جو انبیاء علیہم السلام کے برابر کرسی تخت نشینی کا دعویٰ کرتا تھا جو اپنے کو نبی اور رسول کہلاتا تھا۔ جو اپنے ماننے والوں کو ''صحابی'' کے خطاب سے سرفراز کرتا تھا۔ جو بانگ دہل اعلان کرتا تھا کہ نبی کون ہوتے ہیں جو میرے منبر پر قدم بھی رکھیں جو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیتا تھا اور جو ایمان نہ لانے والوں کو حرامزادے، جہنمی اور کافر ٹھہراتا تھا؟ اگر اسی کا نام ''مجدد'' ہے تو نہ جانے ملحد اور زندیق کا مفہوم کس پر صادق آئے گا؟

۴...... علاوہ ازیں مرزا قادیانی کا کفر وضلال صرف دعویٰ نبوت میں منحصر نہیں بلکہ اس کے بہت سے اسباب میں سے صرف ایک سبب ہے ورنہ مرزا قادیانی کے کفریات کی فہرست خاصی طویل ہے۔ انھوں نے اسلام کے ایسے متعدد قطعی عقائد کا انکار کیا کہ ان میں سے ہر ایک کا انکار ایک مستقل کفر ہے۔ انھوں نے متعدد آیات کو جو آنحضرت ﷺ سے متعلق تھیں۔ اپنی ذات پر منطبق کیا، انھوں نے ظل و بروز کے پردے میں آنحضرت ﷺ کی رسالت ونبوت کو علی وجہ الکمال اپنی جانب منسوب کیا، انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو برہنہ گالیاں دیں، انھیں ناجائز حمل کی پیداوار بتایا، ان کی والدہ حضرت مریم بتول پر تہمت دھری۔ ان کے سلسلۂ نسب پر فحش الفاظ میں طعن کیا، انھیں شرابی کا لقب دیا۔ ان کے قطعی معجزات کو پائے تحقیر سے ٹھکرایا۔ الغرض اس قسم کے بیشمار ہذیانات ہیں جن کے

حوالے نقل کیے جائیں تو اس کے لیے ایک دفتر درکار ہے اور علمائے امت کی تصانیف میں ان امور کی پوری تفصیل موجود ہے۔ اس لیے بالفرض اگر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت نہ بھی کیا ہوتا اور مرزائی امت انھیں واقعتہً نبی کے بجائے ''مجدد'' ہی تسلیم کرتی تب بھی ان کفریات کے ہوتے ہوئے ان کو مجدد ماننا درحقیقت ان کفریات پر صاد کرنا ہے، یہی وجہ ہے کہ مرزائیوں کی لاہوری شاخ جو مرزا قادیانی کو مجدد اور ''مسیح موعود'' کہتی ہے امت مسلمہ کے نزدیک وہ بھی دائرہ اسلام سے اسی طرح خارج ہے جس طرح کہ مرزا محمود کی قادیانی جماعت...... ہمیں معلوم ہے کہ لاہوری اور قادیانی پارٹیوں کا یہ باہمی اختلاف درحقیقت جنگ زرگری کی پیداوار ہے ورنہ ان کے خلیفہ اول حکیم نور دین کے زمانے تک مسٹر محمد علی ''امیر جماعت لاہور'' بھی مرزا قادیانی کو برملا نبی مانتے تھے اور اس کا تحریری ثبوت ہمارے پاس موجود ہے۔ آپس کے معاملات میں جھگڑا ہوا تو لاہوری جماعت نے اپنا الگ موقف پیش کرنا شروع کر دیا، اس کے باوجود وہ اب بھی مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' کے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ''مسیح موعود'' کی کوئی اصطلاح اگر اسلام میں ہے تو کیا وہ نبی کے سوا کسی دوسرے پر راست آتی ہے؟ اس کے صاف معنی ''مسیح موعود'' کے پردے میں مرزا قادیانی کی نبوت کا اعلان نہیں تو اور کیا ہے؟ الغرض مرزا قادیانی کے دعاوی کی تصدیق وتائید میں مرزائیوں کی دونوں شاخیں (قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت) ہمزبان ہیں، فرق ہے تو صرف عنوان اور تعبیر کا فرق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی جماعت کے خلیفہ دوم تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں مگر لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں بلکہ ''غیر مبائع'' کہتے ہیں۔ ادھر لاہوری جماعت بھی قادیانی جماعت کو کافر نہیں کہتی۔ حالانکہ اگر ان کا یہی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی نہیں تو غیر نبی کو نبی ماننا کفر ہے، ان کا فرض تھا کہ وہ قادیانی جماعت کو کافر قرار دیتے اسی طرح مرزا محمود قادیانی کی قادیانی پارٹی کا فرض تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے کی بنا پر جس طرح تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، مسٹر محمد علی اور ان کی پارٹی کی بھی تکفیر کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' مانتی ہیں اور دونوں کا عقیدہ ہے کہ یہ منصب ایک نبی کا منصب ہے۔ دونوں مرزا قادیانی کی تصدیق ان کے تمام دعاوی میں کرتی ہیں۔ دونوں ایک دوسری کو ''مسلمان'' بھی کہتی ہیں، صرف اپنے ''برانڈ مارکہ'' کی شناخت کے لیے ایک نے ''مسیح موعود'' کو کھلے بندوں ''نبی'' کہا اور دوسری جماعت نے ''مسیح موعود'' بمعنی ''آخری مجدد'' کہا حالانکہ یہ دونوں لفظ نبوت ہی کی ایک تعبیر ہے۔ اس سے ان بعض پڑھے لکھے جاہلوں کی گمراہی واضح ہوگی جو لاہوری مرزائیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں، حالانکہ کھلی ہوئی بات ہے کہ جو لعین، مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریات کی تصدیق کرتا ہے اور جو مرزا قادیانی ایسے دجال کو ''مسیح موعود'' اور آخری زمانہ کا مجدد کہتا ہے۔ اس کے کفر وضلال میں کیا شک ہے، اس کے باوجود اگر کوئی انھیں مسلمان سمجھے تو ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر آج ایسی جماعت پیدا ہو جو مسیلمہ کذاب کو ''مسیح موعود'' اور ''مجدد اعظم'' مانے، اس کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا؟ تاریخ اور سیرت کی کتابیں اٹھا کر دیکھئے، آپ کو معلوم ہوگا کہ مسیلمۂ کذاب کا دعویٰ مرزا غلام احمد (مسیلمۂ پنجاب) کے مقابلہ میں بالکل صفر نظر آتا ہے۔ اگر اس کے ماننے والے فی النار والسقر ہیں۔ تو مرزا قادیانی نے کونسا قصور کیا کہ ان کے ماننے والوں کو لهم خزی فی الحیوة الدنیا ولهم فی الاخرة عذاب النار کی دولت سے محروم رکھا جائے۔

حاصل یہ کہ کسی مدعی نبوت کو ''مجدد'' ماننے کا مطلب اس کے تمام دعاوی کی تصدیق کرنا ہے اور کفر خالص کی تصدیق بھی کفر ہے اور اس کو کفر نہ سمجھنا خود کفر آمیز جہالت ہے۔

۵...... آخری بات اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کھوٹ ساری دنیا پر کھل چکا ہے، مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کے کفر و نفاق کی دھجیاں میدانِ مناظرہ سے عدالت کے کٹہرے تک اور منبر و محراب سے لے کر اسمبلی ہال تک فضا میں تحلیل ہو چکی ہیں مسلمانوں کا بچہ بچہ مرزائیوں کے خداع و دجل اور مرزا قادیانی کے افسانہ نبوت سے واقف ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود مرزائیوں کی ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں اور ان کی عبادت گاہوں میں گھس کر دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے دین باطل کے زہر کو دجل و فریب کی شیرینی میں لپیٹ کر مسلمانوں کے حلق سے اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انھیں مال و دولت کا لالچ دیتے ہیں۔ سادہ لوح نوجوانوں کو نوکری اور ملازمت کا سبز باغ دکھاتے ہیں۔ پڑھے لکھے طبقے کو ''تبلیغ اسلام'' کے خوش کن پروپیگنڈے سے مسحور کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخے ہزاروں کی تعداد تقسیم کرتے ہیں اور اس مہم میں اسرائیلیوں کی طرح ان کی پوری قوم لگی ہوئی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور انھیں غفلت کی نیند سے بیدار ہونا چاہیے۔ مسلمانوں نے مرزائیوں کے مقابلہ میں دفاعی پوزیشن اختیار کر رکھی ہے، جب مرزائی ان کے گرد و پیش حملہ آور ہوتے ہیں تو انھیں متنبہ ہوتا ہے۔ حالانکہ امت محمدیہ کے سبھی طبقات علماء خطباء وکلاء طلباء اور تجار وغیرہ کا فرض یہ ہے کہ ان کے جو بھائی محض جہالت و ناواقفی یا مال و دولت کے لالچ کی وجہ سے مرزائی کفر کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ انھیں ہر ممکن طریقے سے اسلام کے آب حیات کی طرف لایا جائے، جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن رحمت کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد کی جھوٹی مسیحیت کے دامن سے چپک گئے ہیں۔ انھیں اس وادیٔ خار زار سے نکالنے کی کوشش کی جائے؟ آخر یہ کیا وجہ ہے مرزائی کفر گلی کوچوں میں ناچتا پھرے اور مسلمان مہر بلب ہوں اور ان کی زبانیں گنگ ہوں۔

''سنگہا را کشادہ و سگہا را بستہ''

۳...... جواب سوال دوم

مرزائیوں...... کا یہ مشورہ کہ مرزا قادیانی کی صداقت معلوم کرنے کے لیے استخارے کا نسخہ آزمایا جائے، یہ بھی دو زبردست مغالطوں پر مبنی ہے اوّل یہ کہ انھوں نے اوّل ہی سے فرض کر لیا ہے کہ مرزا قادیانی کا صادق یا کاذب ہونا مسلمانوں کے نزدیک محل تردد ہے حالانکہ یہ بات مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی طرح سو فیصد غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ مسلمانوں کو جس طرح حضرت ختمی مآب محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت و نبوت پر ایمان ہے۔ ٹھیک اسی طرح مرزا قادیانی کے کاذب و مفتری ہونے کا یقین ہے۔ جس میں شک و ارتیاب کا کوئی شائبہ نہیں، اس لیے کہ:

اوّلاً...... آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت ایسا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا مدعی بغیر کسی شک و شبہ کے کذاب و دجال ہے اور جو شخص اس سے معجزہ طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس سے متعلق ''شرح شفا'' سے چند جملے نقل کیے جاتے ہیں۔

وکذلک نکفر...... من ادعی نبوۃ احد مع نبینا ﷺ ای ان فی زمنہ کمسیلۃ الکذاب والاسود العنسی او ادعی نبوۃ احد بعدہ فانہ خاتم النبیین بنص القرآن والحدیث فھذا تکذیب للّٰہ ورسولہ کالعیسویۃ...... او من ادعی النبوۃ لنفسہٖ بعد نبینا ﷺ کالمختار بن ابی عبید الثقفی وغیرہ قال ابن حجر و یظھر کفر کل من طلب منہٗ معجزۃ، لانہ یطلبہ منہ مجوزاً الصدقہ مع الستحالتہ المعلومۃ من الدین ضرورۃ نعم ان اراد بذالک تسفیھہ وبیان کذبہ فلا کفر بہ انتھی و کذالک من ادعی منھم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ فھو لاء المذکورون کلھم کفار محکوم بکفرھم لانھم مکذبون النبی ﷺ۔ (شرح شفاء للخفاجی ج ۴ ص ۵۰۷، ۵۰۸ باب بیان ماھو من المقالات کفر و مایتوقف)

ترجمہ:...... اور اسی طرح جو شخص آپ کے زمانے میں کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے کیا تھا، یا آپ کے بعد کسی کی نبوت کا دعویٰ کرے اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا آخری ہونا قرآن و حدیث کے قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس لیے ایسا مدعی اللہ و رسول کی تکذیب کرتا ہے...... اسی طرح جو شخص آپ ﷺ کے بعد اپنی ذات کے لیے نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ بھی کافر ہے جیسا کہ مختار بن ابی عبید وغیرہ نے کہا تھا۔ حافظ بن حجر کہتے ہیں کہ جو شخص اس مدعی نبوت سے بطور ثبوت کے معجزہ طلب کرے اس کا کفر بھی ظاہر ہو جائے گا۔ کیونکہ ثبوت طلب کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس مدعی نبوت کے سچا ہونے کا امکان ہے۔ حالانکہ دین کے قطعی دلائل سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کے سچا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ وہ قطعاً جھوٹا ہے ہاں اگر اس کی حماقت اور جھوٹ کا پول کھولنے کے لیے معجزہ کا مطالبہ کرے تو مطالبہ کنندہ کافر نہیں ہوگا...... اسی طرح جو شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے۔ اگرچہ صاف طور پر نبوت کا دعویٰ کرے (وہ بھی کافر ہے) الغرض یہ مذکور الصدر سارے لوگ کافر ہیں ان پر کفر کے احکام جاری ہوں گے کیونکہ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں...... الخ۔

الغرض مرزا قادیانی نے نبوت، وحی اور معجزات وغیرہ کے جو دعوے کیے (جو ان کی کتابوں میں آج بھی موجود ہیں) اور جن کے چند فقرے پہلے سوال کے ذیل میں نمبر ۳ پر ہم بھی نقل کر چکے ہیں ان کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی کے دجال و کذاب ہونے میں کسی ادنیٰ شک و ارتیاب کی گنجائش نہیں رہ جاتی، اس لیے جو شخص ان کے جھوٹا ہونے میں معمولی شک کرے۔ وہ بھی مسلمان نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ ان کو مجدد تسلیم کرے یا ان کے مجدد ہونے کے بارے میں استخارے کرتا پھرے بنا بریں مسلمانوں سے استخارہ کرنے کا مطالبہ کرنا درحقیقت انھیں غیر محسوس طریقے پر کافر بنانے کی ''سازش'' ہے۔

ثانیاً...... مرزا قادیانی ''مراق'' کے مریض تھے، جو اطباء کی تصریح کے مطابق ''مالیخولیا'' کا ایک شعبہ ہے مرزا قادیانی لکھتے ہیں...... مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور ایک نیچے کی دھڑ کی، یعنی کثرت بول۔ (اخبار بدر جلد نمبر ۲ نمبر ۲۳ ص ۵ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء رسالہ تشحیذ الاذہان جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۲ بابت جون ۱۹۰۶ء)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ''میرا تو یہ حال ہے کہ وہ بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں، حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔

اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کیے جاتا ہوں۔'' (یہ بھی مراق ہی کا اثر ہے۔ ناقل) (منظور الٰہی ص ۳۴۸)

اس لیے مرزا قادیانی کے نبوت، مسیحیت اور مجددیت کو دعوؤں کو جوشِ جنون کا کرشمہ تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن کوئی عاقل ایک مراقی آدمی کی ''مجنونانہ بڑ'' کو لائق التفات بھی نہیں سمجھے گا۔ چہ جائیکہ اس کے لیے استخارے کیا کرے۔

ثالثاً...... مرزا قادیانی نفسیاتی مریض بھی تھے۔ ان پر مختلف نفسیاتی کیفیات طاری ہوا کرتی تھیں، وہ کبھی خوابوں کی دنیا میں، خدا اور کبھی ''خدا کی مانند'' بن جاتے تھے۔ (آئینہ کمالات ص ۵۶۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اور کبھی کشفی حالت میں ان پر نسوانی کیفیت طاری ہوتی اور اللہ تعالیٰ رجولیت کی طاقت کا اظہار کرتے۔ (قاضی یار محمد کا مرتبہ ''اسلامی قربانی'' ص ۱۲ اسی کشفی سلسلہ میں انھیں نسوانی وظائف، حیض، حمل اور وضع حمل کے تجربات سے بھی گزرنا پڑا۔ (ملاحظہ فرمایئے تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

یاد رہے کہ انبیاء کا کشف وحی قطعی کے مترادف ہوتا ہے انھیں کبھی کبھی ہسٹریا کے دورے بھی پڑتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵) جو مرزائیوں کے اعتراف کے مطابق امراضِ مخصوصہ زنان میں شمار ہوتا ہے۔ الغرض ایسے نفسیاتی مریض کے نبی یا مجدد ہونے کا سوال ہی خارج از بحث ہے کہ اس کے لیے استخاروں کے مشورے دیے جائیں۔

رابعاً...... مزید برآں خود مرزا قادیانی کے اپنے چیلنج کے مطابق ان کا کذاب ہونا ساری دنیا پر روز روشن کی طرح کھل چکا ہے۔ مثلاً انھوں نے محمدی کے نکاح آسمانی کی پیش گوئی کی تھی اور پوری دنیا کو اس کا چیلنج دیا اور اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا، مگر یہ آسمانی منکوحہ جس کا نکاح بقول ان کے خدا نے آسمان پر پڑھا تھا، کبھی ان کے حبالہ عقد میں نہ آئی۔ بالآخر انھیں اقرار کرنا پڑا کہ خدا نے یہ نکاح فسخ کر دیا، اور خود ان کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مفتری اور کذاب ہونا خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کو دکھایا۔

نیز انھوں نے مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کے لیے ایک تاریخ مقرر فرمائی اور اسے عظیم الشان ''نشان'' اور ''ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لیے کافی'' دلیل قرار دیا، مگر دنیا جانتی ہے کہ وہ اس مقررہ تاریخ تک نہیں مرا، اس طرح خود مرزا قادیانی کے اقرار سے ان کے کاذب ہونے کی شناخت کے لیے یہ عظیم الشان نشان کافی ہو گیا۔ نیز انھوں نے مولانا ثناء اللہ مرحوم کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہوئے حق تعالیٰ سے فیصلہ کن دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کے سامنے مر جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کا آخری فیصلہ فرمایا اور مرزا قادیانی، مولانا مرحوم کی حیات میں دارالجزاء پہنچ گئے۔ اس نوعیت کے متعدد واقعات ہیں۔ جن کی تفصیل کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ ہمیں ان واقعات سے کوئی دلچسپی نہیں کہ یہ مرزا قادیانی کی نجی روئیداد حیات ہیں۔ یہاں صرف یہ کہنا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے ایک دو بار نہیں بلکہ دسیوں بار مرزا قادیانی کے چیلنج کے مطابق انھیں جھوٹا ثابت کر دیا ہے اور بالآخر خود ان کی موت نے ان کے جھوٹ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے تو اس کے بعد ان کا صدق و کذب معلوم کرنے کے لیے استخارے کی یا کسی اور چیز کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی

ہے۔ مرزا قادیانی کے یہاں تو سرتاپا کذب ہے کذب ہی کذب ہے شر ہی شر ہے۔ وہاں استخارے کا کیا سوال؟

اور دوسرا مغالطہ اس مشورہ استخارہ میں یہ ہے کہ استخارہ ایسے امور کے لیے مشروع ہے جن کا کرنا نہ کرنا شرعاً دونوں جائز ہوں، مگر آدمی یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ میرے لیے اس کے کرنے میں خیر ہے یا نہ کرنے میں مثلاً فلاں جگہ رشتہ کروں یا نہ کروں اور فلاں ملازمت ٹھیک رہے گی یا نہیں وغیرہ، لیکن جن امور کا خیر محض ہونا دلائل شرعیہ سے ثابت ہو وہاں استخارہ کی ضرورت نہیں، اسی مشہور مقولہ ہے۔

''درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست''

اسی طرح جن امور کا شر محض ہونا دلائل شرعیہ سے ثابت ہو وہ بھی استخارہ کا محل نہیں۔ کوئی شخص شراب نوشی یا بدکاری کے لیے استخارے کرنے لگے تو اسے زندیق کہا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص استخاروں کے ذریعہ معلوم کرنا چاہیے کہ فلاں شخص سچا ہے یا جھوٹا، نبی ہے یا نہیں، اسے بھی احمق اور زندیق کہا جائے گا۔ مرزا قادیانی کا شر محض، کذاب محض اور ضلال محض ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے، جو شخص اس خالص کفر کے لیے استخارہ تجویز کرے۔ اس کے زندیق اور بے ایمان ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ مرزائی امت آسمان کے تارے توڑ لائے۔ آسمان وزمین کے قلابے ملا دے اور مشرق ومغرب کے احمقوں کو جمع کرے مگر واللہ العظیم مرزا غلام احمد قادیانی کے ومفتری اور دجال ومضل ہونے میں ادنیٰ شعبہ نہیں ہوسکتا۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ سچے ہیں، قرآن سچا ہے اور اسلام سچا ہے تو مرزا قادیانی جھوٹے ہیں اور قطعاً جھوٹے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ بلعم باعوراً کو اسی استخارے نے گمراہ کیا تھا اسے تین دن سخت تنبیہ ہوتی رہی، لیکن جب وہ اپنی حماقت سے باز نہ آیا اور چوتھے دن بھی استخارہ کیا تو کوئی تنبیہ نہ ہوئی۔ اس سے وہ احمق سمجھا کہ یہی حق ہے بالآخر ''واضله الله علی علم'' کا مصداق بنا اور مثله کمثل الکلب کا طوق اس کے گلے کا ہار بنا۔ الغرض یہ خالص زندیقانہ مشورہ ہے جو مرزائیوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو جہنم میں لے جانے کے لیے تجویز کیا ہے، علماء امت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس فتنے سے متنبہ کریں۔

✿……✿……✿